مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ حضور نے کل یکم اکتوبر بابو عبد الرحیم صاحب کے مکان کی بنیاد رکھی۔

مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل یکم اکتوبر ۱۹۲۸ء کو علاقہ سندھ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔

ریلوے کی پٹڑی نہر تک پہلے سے پہونچ چکی ہے۔ اب نہایت سرگرمی کے ساتھ دن رات کام کر کے نہر کا پل تیار کیا جائے گا۔ جو ہفتہ عشرہ تک تیار ہو جائے گا۔ اور آگے لائن بنی شروع ہو جائیگی اسٹیشن کی تیاری کا کام بھی سرعت سے ہو رہا ہے۔

نہرو رپورٹ پر تفصیلی نظر

بہت سے سیاسی لیڈروں کا خیال ہے۔ کہ جن لوگوں کو نہرو رپورٹ سے اختلاف ہے۔ نہ صرف ان کی طرف سے بلکہ جو لوگ اس کی حمایت کر رہے ہیں ان کی طرف سے بھی اس کی تاریخ اشاعت سے لے کر اب تک اس پر کوئی تفصیلی بحث نہیں کی گئی۔ بلکہ صرف چند امور کے متعلق اجمالی طور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ چنانچہ تصدق احمد صاحب شروانی ممبر مجلس وضع آئین و قوانین ہند نے ۲۹ ستمبر کے "زمیندار" میں جو مضمون شائع کرایا ہے۔ اسے شروع ہی ان الفاظ سے کیا ہے:-

"نہرو رپورٹ کے شائع ہونے اور آل پارٹیز کانفرنس منعقدہ لکھنؤ میں اس کے منظور ہو جانے کے بعد بھی اخبارات میں اس کے متعلق مخالف اور موافق متعدد مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ جہاں تک میری نظر سے اردو اخبارات گذرے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کسی اخبار میں میں نے کوئی تنقید یا تبصرہ اس رپورٹ کے متعلق نہیں دیکھا۔ اجمالی طور پر اس رپورٹ کی موافقت یا مخالفت کی گئی ہے"۔

بہت بڑی حد تک یہ بات صحیح ہے۔ کہ جس تفصیل اور تشریح کے ساتھ اس رپورٹ پر تبصرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ لیکن تفصیلی تبصرہ کے منتظر اصحاب کی آگاہی کے لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس معاملہ کی اہمیت کا لحاظ کرتے ہوئے بذاتِ خود نہرو رپورٹ پر تفصیلی تبصرہ شروع فرما دیا ہے۔ جس کی پہلی قسط گذشتہ اشاعت "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے۔ اور اگلے پرچہ سے انشاء اللہ تعالےٰ بقیہ اقساط مسلسل شائع ہوتی رہیں گی۔ سیاسیات ہند سے دلچسپی رکھنے والے ہر ہندوستانی اور خاص کر ہر مسلم کو بغائر نظر ان مضامین کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور ہر جگہ کے احمدی احباب کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ "الفضل" کے ان نہایت اہم اور قیمتی مضامین کی کثرت اشاعت کریں۔ یعنی "الفضل" کے پرچے منگا کر غیر از جماعت لوگوں حتےٰ کہ غیر مسلموں تک پہونچائیں۔ جہاں جہاں "الفضل" کی ایجنسیاں ہیں۔ انہیں پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں پرچے منگوانے چاہئیں۔ اور جہاں ایجنسیاں نہیں۔ وہاں کے مستعد اصحاب کو ایجنسی قائم کر کے بہت جلد مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے اطلاع دینی چاہیئے۔ امید ہے۔ احباب اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

ہندوستان کی خبریں

شملہ ۔ ۲۷ ر ستمبر ۔ سر سنکرن نائر صدر مرکزی سائمن کمیٹی نے آج ایک جلسہ کر کے ابتدائی امور کے متعلق فیصلہ کیا ۔ کمیٹی کا دوسرا جلسہ ۱۲ ر اکتوبر کو پونا میں ہو گا ؛

پونا ۔ ۲۶ ر ستمبر ۔ پونا میونسپلٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ میونسپل دفاتر پر قومی جھنڈا لہرایا جائے ۔

ریاست کوٹہ نے بھیک مانگنا اور بھیک دینا دونوں جرم قرار دئے ہیں ؛

نوشہرہ ۲۴ ر ستمبر ۔ موضع بانبری تحصیل صوابی کے پہاڑوں میں ایک قسم کا پتھر برآمد ہوا ہے ۔ جس کا رنگ سیاہ زرد سفید اور سرخ ہے ۔ اور تمام رنگ کا پتھر خالص سنگ مرمر ہے ۔ جس کے نمونے بھیجے گئے ہیں ۔ اور تصدیق ہو چکی ہے کہ یہ پتھر خالص سنگ مرمر ہے ؛

کوئٹہ ۲۷ ر ستمبر ۔ رائل ایر فورس کے ایک خاکروب نے کسی ہندوستانی ریاست میں لاٹری ڈالی تھی ۔ کل وہ ایک معمولی بھنگی تھا ۔ آج سوا لاکھ روپے کا مالک بن گیا ۔ اس کی تنخواہ ۱۴ روپے ماہوار ہے ؛

لاہور ۔ ۲۸ ر ستمبر ۔ جو لوگ کابل سے واپس آئے ہیں ان کی زبانی معلوم ہوا ہے ۔ کہ اخبارات میں اس قسم کی جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں ۔ کہ وہاں لوگوں کی ڈاڑھیاں زبردستی مونڈی گئیں ۔ اور عورتوں کو بے نقاب رہنے کا حکم دیا گیا غلط ہیں وہاں عورتیں بالعموم برقعہ پہنتی ہیں ۔ اور وہاں کوئی عورت بے نقاب رہنے پر مجبور نہیں ۔ البتہ بعض عورتیں اپنی مرضی سے اپنا نصف یا سارا چہرہ کھلا رکھتی ہیں ۔

شملہ ۔ ۲۷ ر ستمبر ۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ نے ڈاکٹر منجی کی قیام گاہ پر آج ایک جلسہ کیا ۔ جس میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی ۔ ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ آل پارٹیز کانفرنس کی مجلس دستور اساسی کے ارکان اور پنڈت موتی لال نہرو کی سرگرم کوششوں کے اعترافات کو ضبط تحریر میں لاتی ہے ۔ یہ سبھا ان بیانات کی تصدیق کرتی ہے ۔ جو ہندو مہاسبھا کے نمائندوں نے آل پارٹیز کانفرنس کے اجلاس لکھنؤ میں پیش کئے ۔ اور ان ترمیموں کے ساتھ جو پنجاب بنگال اور سندھ کے ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی مفاہمت سے کانفرنس نے منظور کیں ۔ مکمل تائید کرتی ہے ؛

کلکتہ ۔ ۲۸ ر ستمبر ۔ بنگال کے استادوں کی ایسوسی ایشن کی طرف سے سائمن کمیشن کے سامنے ایک عرضداشت پیش کی جائے گی جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے ۔ کہ گذشتہ دس سال میں بنگال میں تعلیم کی ترقی کی رفتار غیر تسلی بخش رہی ہے ۔

راولپنڈی ۔ ۲۸ ر ستمبر ۔ تیراہ میں پھر شیعہ سنی جھگڑے کی فضا پیدا ہو رہی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ ۵۰۰ کے قریب شیعوں کو جن کو گذشتہ سال کے جھگڑے میں جلاوطن ہونے پر مجبور کیا گیا ۔ گورنمنٹ نے وہاں ہی رکھا ہوا ہے ۔ ان شیعوں کی طرف سے کہا جاتا ہے ۔ کہ وقتاً فوقتاً سنی دیہاتیوں کو ناراضگی کا موقع مہیا کیا جا رہا ہے جس سے پھر جھگڑا پیدا ہونے کا اندیشہ ہے

امرت سر ۔ ۲۶ ر ستمبر ۔ آجکل امرتسر کے سکھ حلقوں میں اس پر بحث ہو رہی ہے ۔ کہ آیا سکھوں کے لئے بال رکھنا ضروری ہیں ۔ یا نہیں ۔ چند سکھ نوجوانوں نے اپنے بال ترشوائے ہیں اور ایک کمیٹی بنائی ہے ۔ جس کا نام آزاد کمیٹی رکھا ہے ۔ ان نوجوانوں کی یہ بھی رائے ہے ۔ کہ بال کٹا کر بھی سکھ رہ سکتے ہیں ۔

دہلی ۔ ۲۸ ر ستمبر ۔ کل بدھوا آشرم دریا گنج دہلی سے دو عورتیں بھاگ کر پولیس میں گئیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے ایک بدہوا کے حمل حرام ہے ۔ (تیج ۳۰ ر ستمبر)

بشو متر کا نامہ نگار خبر دیتا ہے ۔ کہ پنڈوری تحصیل بسری ۔ این ۔ ڈی ٹھاکر کے ہاں دو مسلمان لڑکیاں ہیں ۔ ایک کی عمر ۱۴ اور دوسری کی عمر ۱۶ سال کی ہے ۔ اگر کوئی ہندو ان سے شادی کرنا چاہے ۔ وہ شادی کرنے کو تیار ہیں ۔ (تیج ۳۰ ر ستمبر)

رنگون ۔ ۲۷ ر ستمبر ۔ رنگون اور اکیاب میں سخت بارش ہوئی ہے ۔

امرت سر ۲۶ ر ستمبر ۔ ایک عورت سکینہ بھاگو پور جھنگ کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۲ (قتل عمد) تعزیرات ہند اپنے خاوند محمد بخش کو جان سے مار ڈالنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا ہے استغاثہ کا بیان ہے کہ ملزمہ چاہتی اپنے خاوند سے طلاق لینا چاہتی تھی ۔ مگر اس کا خاوند اس کو طلاق دینے پر رضامند نہ ہوا ۔ جس پر ملزمہ نے متوفی سے پیچھا چھڑانے کیلئے جبکہ وہ سویا ہوا تھا ۔ اس پر گرم گرم تیل ڈال دیا ۔ جس سے اس کا تمام جسم جل گیا ۔ اور وہ مر گیا ۔

غیر ممالک کی خبریں

لندن ۔ ۲۶ ر ستمبر ۔ لارڈ برکنہیڈ کی والدہ مسز ایلزبتھ ٹیلا سمتھ نے ایک مختصر علالت کے بعد جہان فانی کو خیر باد کہا ۔ ان کی عمر اسی برس سے زیادہ تھی ۔

لندن ۔ ۲۵ ر ستمبر ۔ سائمن کمیشن کے ہندوستان میں تحقیق حالات کے لئے دوسرے سفر پر روانہ ہونے سے قبل ایک الوداعی تقریر میں سر جان سائمن نے بیان کیا ۔ کہ تقریباً ۵۰۰ یادداشتیں مختلف جماعتوں کی طرف سے وصول ہو چکی ہیں ۔ اور ان تمام کو نہایت غور اور احتیاط سے مطالعہ کرنے کے بعد باقاعدہ مرتب کیا جا چکا ہے ۔ سائمن کمیشن سات ماہ تک تحقیقات میں مصروف رہیگا ۔

ہینگری ۔ ہرٹ فورڈ شائر ۔ ۲۳ ر ستمبر ۔ شاہ بلوط کا ایک درخت جس کی عمر ایک ہزار سال بیان کی جاتی ہے ۔ گر پڑا اس کا وزن ۲۰ ٹن ہے ایک سو پونڈ سے زیادہ قیمت پائی ۔ اس سے پہلے ایک اور درخت اسی ریاست میں ۲۰۰ پونڈ کو فروخت ہوا تھا

ہیلسنگ فورس ۔ ۲۷ ر ستمبر ۔ ۴۶ اشتراکیوں کو مفویانہ جدوجہد کا مجرم قرار دیا گیا ۔ اور پندرہ پندرہ ماہ قید کی سزا دی گئی ؛

ہنکاؤ ۔ ۲۷ ر ستمبر ۔ شہر کی دیسی آبادی میں ایک قمار خانے کے اندر کل صبح آگ لگ گئی ۔ جس سے سات ہزار باشندے بے خانماں ہو گئے ۔ اس آتش زدگی سے دو ہزار مکانات بھی تباہ ہو گئے ۔ اور شہر کا ایک بڑا بازار جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گیا ۔ سات لاشیں برآمد ہوئی ہیں ۔ اندیشہ ہے کہ بہت سے آدمی آگ سے جان بچانے کے لئے تالابوں میں کود کر غرق ہو گئے ۔

روما ۔ ۲۵ ر ستمبر ۔ اطالیہ اور یونان کا عہد نامہ جس پر سائینو مسولینی اور موسیو وینی زلیس نے دستخط کئے ہیں ۔ شائع ہو گیا ہے ۔ اس عہد نامہ میں فریقین نے عہد کیا ہے ۔ کہ اگر کوئی تیسری طاقت ان میں سے کسی کے خلاف بلا وجہ حملہ آور ہو تو دوسرا فریق عہد نامہ ناظر فدار رہیگا ۔ اس عہد نامہ میں یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ اگر فریقین میں سے کسی پر حملہ ہو تو فریق ثانی اسے سیاسی امداد دینے کا پابند ہو گا ۔

ملیلہ ۔ ۲۷ ر ستمبر ۔ قلعہ کبری ریز اس میں ۴۰ ہزار ٹن بارود کو آگ لگنے سے ۷۵ غیر فوجی مرد عورتیں اور بچے ہلاک اور ۲۱۵ مجروح ہوئے ۔ ایک شخص اپنے چشم دید حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے ۔ جب ہم تھیٹر سے نکل رہے تھے ۔ تو قلعہ میں بڑے زور کا دھماکا ہوا ۔ گلی کوچوں میں لوگوں کا ہجوم ہو رہا تھا ۔ یکایک ایک شعلہ بھڑکا ۔ اور پتھر گرنے لگے ۔ قلعہ کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا ۔ ایک گڑھا سا دکھائی دیتا ہے ۔ جس کے گرد اینٹ اور پتھر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں ؛

بلغراد کی ایک خبر سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ پرنس ڈی نیڈہ سابق امیر البانیہ نے مجلس اقوام سے شکایت کی ہے ۔ کہ احمد بے زوغو کو کیوں بادشاہ البانیہ بنایا گیا ۔ کیونکہ سب سے پہلا حق ان کا ہے ۔

ریگا کا ایک پیغام مظہر ہے ۔ کہ گورنمنٹ روس نے حکم جاری کیا ہے ۔ کہ ترکستان کے علاقہ میں جو حکام ہیں ۔ وہ اسلامی اوقاف کی ایک فہرست تیار کریں ۔ کہ ان تمام اوقاف کو گورنمنٹ کے نام پر کر دیا جائے ۔ اس پر مسلمان بھڑک اٹھے ہیں ۔ اور اس امر کے خطرے کا احساس کیا جاتا ہے ۔ کہ گورنمنٹ روس کی اس کارروائی پر بہت سا کشت و خوں ہو جائے گا ؛

جنیوا ۔ ۲۴ ر ستمبر ۔ ہندوستانی مندوبین کے صدر لارڈ لٹن نے جمعیت الاقوام کی اسمبلی کے اجلاس میں لیگ کے روز افزوں اخراجات پر اعتراض کیا ۔ اور کہا کہ اخراجات کی زیادتی ناقص انتظام کی وجہ سے ہے ۔ ہندوستانی خیال کر رہے ہیں ۔ کہ لیگ سے ہندوستان کو کوئی مفاد نہیں ۔ وہ صرف یورپین مفاد کو مضبوط کر رہی ہے ۔ اس لئے اندیشہ ہے کہ اگر زیادہ احتیاط سے کام نہ لیا گیا ۔ تو سال آئندہ ہندوستانی ارکان ممبرانیہ کے خلاف ووٹ نہ دیں ؛

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

مولوی محمد علی صاحب پریزیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا نوٹس

اور

ایڈیٹر و پرنٹر "الفضل" کی طرف سے اس کا جواب

مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے چار وکلاء نے ایڈیٹر و پرنٹر "الفضل" کو جو نوٹس بھیجا اور جسے "پیغام صلح" (۱۸ ستمبر) نے "پچاس ہزار روپے تاوان کا مطالبہ" کے عنوان سے شائع کیا ہے۔ حسب ذیل ہے:-

نوٹس

من جانب:-

(۱) میاں عالم دین۔ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ ایڈوکیٹ (۲) حافظ محمد حسن بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ (۳) شیخ محمد دین جان بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ (۴) ملک محمد امین ایم۔ اے۔ ایل ایل بی ایڈوکیٹ

بنام:-

(۱) غلام نبی ایڈیٹر "الفضل" (۲) عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر "الفضل" قادیان۔ ضلع گورداسپور۔

۱۱ ستمبر کے "الفضل" میں "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ارکان کا کچا چٹھا" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ ایل ایل بی۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور و پریسیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے خلاف ایسے الزامات شائع کئے ہیں۔ جن سے آپ کا مدعا اس عزت و تکریم کو کم کرنا ہے۔ جو پبلک کی نظروں میں حضرت مولانا کو حاصل ہے۔ اور حضرت موصوف کی شہرت کو آپ نے صدمہ پہنچانا چاہا ہے۔ حضرت مولانا ایک بہت بڑی جماعت کے امیر ہیں جن میں نہایت اعلےٰ پوزیشن۔ اعلےٰ تعلیم اور اعلےٰ حیثیتوں کے لوگ شامل ہیں۔ اور آپ اپنے علم و فضل، نیکی اور پارسائی اور وقار کیریکٹر کی وجہ سے تمام دنیا میں شہرت رکھتے ہیں۔ آپ ایک بہت بڑے مصنف ہیں اور اسلام کے بارہ میں آپ کی تصنیفات مستند سمجھی جاتی ہیں۔ آپ کا انگریزی ترجمۃ القرآن اور اردو بیان القرآن اور آپ کی دیگر تصنیفات دنیا بھر میں پڑھی جاتی ہیں۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام جیسی عظیم الشان مجلس کو آپ کے نام کیساتھ وابستگی کا شرف حاصل ہے۔ اور آپ کی جماعت کے ہزارہا انسان اور عامۃ المسلمین آپ کو ایک بڑا باخدا انسان سمجھتے ہیں ان تمام باتوں کو جانتے ہوئے اور حضرت مولانا کی گزشتہ زندگی سے پوری واقفیت رکھتے ہوئے جس کا بڑا حصہ انہوں نے قادیان میں گذارا ہے۔ آپنے نہایت ناپاک الزامات ان کے کیریکٹر پر عائد کئے ہیں۔ جو کہ نفرت انگیز اور بدترین قسم کے لائبل ہیں۔ آپ کو یقیناً خوب علم تھا کہ یہ الزامات قطعاً غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اور ان کی غرض و مدعا سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ حضرت مولانا کی شہرت کو نقصان پہونچایا جائے۔ اور اس مقدس کام کو تباہ کیا جائے۔ جو حضرت ممدوح کو اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہے:-

یہ مضمون فی الحقیقت سب و شتم کے اس باقاعدہ اور متواتر سلسلہ کا ایک جزو ہے۔ جو گزشتہ دو تین ماہ سے آپ نے "الفضل" میں جاری کر رکھا ہے۔ اور اس حقیقت کے باور کرنے میں ذرہ بھر شبہ نہیں ہو سکتا کہ مضمون محولہ بالا ان معاندانہ جذبات کا نتیجہ ہے۔ جو آپکے دل میں حضرت امیر کیلئے مرکوز ہیں یہ بھی ہمیں علم ہے۔ کہ اس مضمون کو اس جماعت کے ممبروں کے علم میں لانے کا خاص انتظام کیا گیا ہے جس کی امارت کی باگ حضرت مولانا محمد علی صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور دوسرے لوگوں میں بھی اسے بہت کثرت کے ساتھ تقسیم کیا گیا ہے۔ اس بات کے جتانے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ کہ یہ مضمون بغیر کسی قسم کے اشتعال کے لکھا گیا ہے۔

یہ مضمون حضرت مولانا، آپ کے رشتہ داروں، آپ کے دوستوں، آپکے مداحوں اور آپ کی جماعت کے ممبروں کے لئے نہایت سخت قلبی تکلیف اور صدمہ کا موجب ہوا ہے۔ ان حالات میں حضرت مولانا نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے۔ کہ آپ کو اس بات کا نوٹس دیں۔ کہ آپ اس خط کے پہونچنے کی تاریخ سے ۱۵- دن کے اندر حضرت موصوف سے غیر مشروط معافی طلب کریں اور "الفضل" میں کسی نمایاں جگہ پر اسے شائع کریں۔ اور صوبہ بھر کے دوسرے اخبارات میں بھی اسے شائع کرائیں۔ ورنہ ہم آپ کے خلاف (۵۰۰۰۰) پچاس ہزار روپے ہرجانہ کا دعویٰ دائر کرنے پر مجبور ہونگے۔ اور اس کے علاوہ آپ اخراجات مقدمہ کے بھی ذمہ وار ہونگے:-

معافی نامہ میں صفائی کے ساتھ یہ لکھدیا جائے۔ کہ جو الزامات حضرت مولانا پر لگائے گئے ہیں وہ سب کے سب غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اور ان کا شائع کرنا آپکے لئے ایک سخت قابل شرم بات تھی۔ نامہ نگار کا نام بھی (اگر کوئی ہو) اس میں ظاہر کر دیا جائے:-

آپ کو یہ اختیار ہے۔ کہ اگر معافی مانگنے کا ارادہ نہ ہو۔ تو پندرہ دن کے اندر اندر پچاس ہزار روپیہ حضرت مولانا کی خدمت میں پیش کر دیں۔ پروپرائٹر "الفضل" کے نام علیحدہ نوٹس بھیجا جائیگا:-

(دستخط) عالم دین (بی اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ) محمد حسن (بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ) محمد دین جان (بی اے۔ ایل۔ ایل بی) محمد امین (ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ) مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۸ء

جواب

بنام مولوی محمد علی صاحب پریزیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

جناب من:-

مجھے میرے مؤکلین منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر اور بھائی عبد الرحمٰن صاحب پبلشر و پرنٹر اخبار الفضل قادیان نے ہدایت کی ہے۔ کہ آپکے نوٹس مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۸ء کے متعلق جو میرے مؤکلین کے پاس آپ کے قانونی مشیروں نے مضمون مندرجہ الفضل مطبوعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۸ء بعنوان "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے اراکین کا کچا چٹھا" کے متعلق بھیجا تھا آپ سے دریافت کروں۔ کہ مضمون محولہ بالا میں آپ کے متعلق کونسے الزامات غلط اور توہین کرنے والے ہیں۔ نیز آپ کو یہ اطلاع دوں کہ آپ کی طرف سے اس استفسار کا ایسا جواب آنے پر جس میں آپ الزامات کو مخصوص فرمائینگے۔ آپ کے نوٹس کا جواب بھیجا جائیگا:-

فضل کریم۔ بی اے۔ ایل ایل بی وکیل چمبرلین روڈ بیرون موچی دروازہ لاہور

"الفضل" میں پہلے کی نسبت ڈیڑھ گنا مضامین

"الفضل" کی مزید ترقی اور عمدگی کے لئے جو تجاویز پیش نظر ہیں۔ ان میں سے فی الحال یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ کہ اخبار کے صفحات میں سطور کا اضافہ کر کے پہلے کی نسبت قریباً ڈیوڑھا مضمون لانے کی گنجائش نکالی جاسکے۔ اس پرچہ کے بعض صفحات اسی طریق سے لکھائے گئے ہیں۔ اور آئندہ سے سارا اخبار ایسی لکھائی کے ساتھ شائع ہوا کریگا:-

اس طرح جبکہ ہم نے ناظرین کرام کے لئے پہلے کی نسبت قریباً ڈیوڑھے مضامین پیش کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اور بغیر ان پر کسی قسم کا مزید خرچ ڈالنے کے اپنی محنت اور مصارف میں اضافہ کر لیا ہے۔ تو کیا ان کا فرض نہیں کہ اخبار کا حلقہ اشاعت بڑھا کر ان اخراجات میں ہماری امداد کریں۔ ہر پڑھے احمدی کو خود اخبار خریدنے کی تحریک کرنی چاہئے۔ اور اپنا اخبار دوسروں کو پڑھنے کے لئے دینے کے رواج کو قطعاً بند کر دینا چاہئے۔ علاوہ ازیں دوسرے لوگوں میں بھی اخبار کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اس نقطہ نگاہ سے ہمیں اخبار کے لئے اگر کوئی مفید مشورہ دیا جائیگا۔ تو انشاء اللہ اس پر پوری توجہ سے غور کیا جائیگا:-

چندہ خاص کی میعاد میں توسیع

۳۰ ستمبر ۱۹۲۸ء تک کے حسابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر جماعتیں چندہ خاص کی پہلی قسط ماہ جولائی میں نہیں ارسال کر سکیں۔ اور بعض جماعتوں نے لکھا ہے۔ کہ میعاد میں توسیع کی جائے۔ کیونکہ تیسری قسط اکتوبر میں ارسال کی جاسکتی ہے۔ اس لئے اب اعلان کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ چندہ خاص کے لئے ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۸ء آخری تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ تمام جماعتیں اور افراد ۲۰- اکتوبر ۱۹۲۸ء تک اپنا چندہ خاص موعودہ یا مقررہ پورا کر دیں اس میں توقف نہ کیا جائے:-

عبد المغنی

ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

حکومت کابل کے خلاف دیوبندی پراپیگنڈا

دیوبندی علما جنہوں نے اپنی شان مولویت کے اظہار کے لئے شاہ کابل کے سفر یورپ کے دوران میں بھی ان کے اور ان کی ملکہ معظمہ کے خلاف نہائت گستاخانہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ اب کابل میں اصلاحات جاری کرنے اور اسی سلسلہ میں فتنہ انگیز ملانوں پر پابندیاں عائد کرنے پر بڑے غم وغصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اپنے اخبار "الانصار" میں جس کی پیشانی "دارالعلوم دیوبند کا واحد ترجمان" کے الفاظ سے مزین کی جاتی ہے۔ حکومت کابل کے خلاف سخت زہر اگل رہے ہیں۔ چنانچہ اصلاحات کو خلاف شریعت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

(۱) "افغانستان کی خبریں مظہر ہیں۔ کہ اصلاحات کے نام سے وہاں تعلیمات اسلامی کے خلاف انواع اقسام کی جدتیں عمل میں لائی جا رہی ہیں"

(۲) "افغانستان جو کسی وقت حمایت دین و تائید ملت کا گہوارہ تھا۔ سراب مغربیہ میں سرگردان ہو کر الحاد زار یورپ کی تقلید پر اتر آیا ہے۔ اور اس نے بجائے موید الدین و حامی شریعت ہونے کے خود اسلامی شعائر کے خلاف علم جہاد بلند کر دیا ہے!"

(۳) "شاہ افغانستان نے حقیقی اصلاحوں کی طرف سے منہ موڑ کر مغرب کی ملحدانہ ترقیوں کو اپنی جد وجہد کا مرکز ومحور بنا لیا ہے ماتم اس بات پر ہے۔ کہ افغانستان نے گردن فراز اغیار کو مغلوب کرنے کی بجائے خود اپنے ہی اعضاء و جوارح کی قطع و برید شروع کر دی ہے اور اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ وہ اپنی غلط کاریوں سے حریفوں کو جو ہر وقت جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اس بات کی دعوت دے رہا ہے۔ کہ وہ اس کے داخلی مناقشات سے فائدہ اٹھائیں!"

سطور بالا سے ظاہر ہے۔ کہ دیوبندیوں نے حکومت کابل کے خلاف وہی حربہ استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ جو آج تک علماء کہلانے والے ہر جگہ استعمال کر کے مسلمانوں کو دنیوی ترقی کے لحاظ سے سخت نقصان پہونچاتے رہے۔ اور بالآخر اپنی عزت اور وقار کھو کر کیفر کردار کو پہونچتے رہے ہیں یعنی یورپ کی ہر بات کو کفر اور الحاد قرار دے کر اور موجودہ زمانہ کی ہر ایک ترقی کو اسلامی شعائر کے خلاف بتا کر مسلمانوں کو اس سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اور جب مسلمان ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہ گئے۔ اور اس بات کا انہیں احساس ہوا تو سب سے پہلے انہوں نے ان علماء پر ہی ہاتھ صاف کیا۔ اور ان کے اثر اور رسوخ کو خاک میں ملا دیا۔ ایران میں اس طبقہ کی جو گت بنی۔ وہ عبرت ناک ہے۔ اور ٹرکی نے تو ان کا بالکل ہی صفایا کر دیا ہندوستان کے روشن خیال مسلمان بھی بڑی حد تک علماء کے اثر اور رسوخ سے آزاد ہو رہے ہیں۔ صرف کابل ایک ایسا ملک باقی تھا جہاں ابھی تک یہ بلائے بے درمان مسلط تھی۔ اس کے دفعیہ کے لئے خدا تعالےٰ نے ہز میجسٹی شاہ کابل کو قوت عطا کر دی۔ اور آپ نے یہ کام شروع کر دیا ہے۔

کابل کے علماء اگر اس کے خلاف جد وجہد کریں۔ تو ایک بات بھی ہے۔ وہ لوگ جو حکومت سے زیادہ عوام پر اثر اور رسوخ رکھنے کے عادی ہیں۔ اور جو دوسروں کے مال و اموال پر عیش و عشرت کی زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو کئی قسم کی پابندیوں میں جکڑا ہوا دیکھکر ضرور تلملائیں گے۔ اور جہاں تک ان سے ہو سکیگا ہاتھ پاؤں بھی ماریں گے۔ لیکن دیوبندی علماء کو کیا حق ہے کہ ہندوستان میں بیٹھے شاہ کابل کو کوستے رہیں۔ اور ان کے خلاف کئی قسم کے فتوے شائع کر کے مسلمانوں کے دلوں میں ان کے متعلق نفرت پیدا کریں۔ اگر وہ ایسے ہی حق کے حامی ہیں۔ اور کابل کے علماء سے سچی ہمدردی رکھتے ہیں۔ تو عملی طور پر اس کا ثبوت دیں۔ ان کے صرف یہ لکھ دینے سے کہ

"ہمیں ان علماء سے بھی گہری ہمدردی ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ اور نہی عن المنکر کی خاطر اسیر محن و مبتلا آلام ہوئے"

کیا بن سکتا ہے۔ ان فتنہ انگیز علماء سے اظہار ہمدردی کرنا جنہوں نے حکومت کابل کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اور یہ کہہ کر انہیں اور اشتعال دلانا کہ "شعائر اللہ کی تائید و حفاظت میں مصائب جھیلنا اور جانسپاری کرنا خود علماء کے فرائض میں داخل ہے"

اور اس طرح تعریفیں کر کے انہیں مزید فتنہ کے لئے آمادہ کرنا۔ کہ "ان حضرات کی اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر کے اور قید و بند کی مصیبتیں جھیل کر اپنے ایمان کی قیمت ادا کر دی"۔

ایک بہت بڑے فتنہ کی آگ کو ہوا دینا اور ایک اسلامی حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ دیوبندیوں کی انہی فتنہ انگیزیوں کا علم رکھتے ہوئے ان کے متعلق کابل میں یہ حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ تمام دیوبندیوں کو حدود کابل سے نکال دیا جائے۔ اور جو کابلی دیوبند سے پڑھکر آئے ہیں۔ ان کی پوری نگرانی کی جائے۔

بہتر ہو۔ کہ دیوبندی ہندوستان میں بیٹھکر کابل میں فتنہ انگیزی کی کوشش نہ کریں۔ اگر ان میں ہمت اور جرأت ہے۔ تو کابل پہونچیں اور اپنے دلائل کے زور سے حکومت کابل کو الحاد اور بے دینی سے روکیں۔

177

سوامی دیانند کی کتابوں میں کانٹ چھانٹ

آریہ اگرچہ سوامی دیانند جی کو مہارشی اور کیا کیا کہتے ہیں لیکن ان کے بہت سے صاف اور واضح احکام ہیں پنڈت لال کر ان کی خلاف ورزی کرنا معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اور اب تو انہوں نے یہ کوشش شروع کر دی ہے۔ کہ رشی صاحب کی کتابوں کو اپنے خیالات کے مطابق بنانے کے لئے کانٹ چھانٹ کر لیں۔ چنانچہ آریہ اخبار تیج ۲ ستمبر کا بیان ہے۔ کہ "سوامی ستنترا انند جی مہاراج نے رشی دیانند کی بنائی ہوئی سنسکار ودہی میں کانٹ چھانٹ کر کے نئی سنسکار ودہی بنا لی ہے۔

اس پر بعض آریوں نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ

"کیا رشی دیانند نے سوچ وچار کر سنسکار ودہی کو نہیں بنایا ہے۔ کہ جس کو آج ہمیں کاٹ چھانٹ کرنے کی ضرورت پڑی"۔

سوامی جی نے تو سوچ وچار کر ہی بنایا ہوگا۔ مگر انہیں کیا پتہ تھا کہ ان کے بنائے ہوئے قوانین آریوں کے لئے وبال جان بن جائیں گے۔ اور وہ ان کے ذکر تک سے منہ چھپاتے پھریں گے۔ اب جبکہ آریوں نے سوامی جی کی سنسکار ودہی میں کتر بیونت کر دی ہے۔ تو "ستیارتھ پرکاش" کی طرف بھی انہیں متوجہ ہونا چاہیئے۔

بے پردگی کے نقصانات

پنجاب پولیس ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ بابت ۱۹۲۷ء شائع ہو چکی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب میں سال زیر رپورٹ میں اغوا کی ۵۵۶ وارداتیں ہوئیں۔ اس پر رائے زنی کرتا ہوا آریہ اخبار ملاپ (۲۸ ستمبر) لکھتا ہے:-

"پنجاب میں عورتوں کے متعلق جرائم کی رفتار ایسی ہے جس کو بند کرنا نہ صرف حکومت کا فرض ہے۔ بلکہ جملہ مذہبی سدھارک سوسائٹیوں کا بھی یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس خرابی کی روک تھام کرنے میں پوری سرگرمی کا ثبوت دیں"

یہ مشورہ اس قابل ہے۔ کہ ہر سوسائٹی اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ اور اس نہایت ہی خطرناک سلسلہ کی روک تھام کے لئے پوری تندہی سے کام لے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ صوبہ سے اس لعنت کو دُور کرنے کے لئے کونسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔

اسلام نے عورتوں کو بے حجابانہ غیر مردوں کے سامنے آنے سے روکا ہے۔ اور اگر اسلام کے اس حکم پر عمل کیا جائے۔ تو ایسے جرائم میں نمایاں کمی واقعہ ہو سکتی ہے۔ ہندوستان میں اغوا کے اکثر واقعات محض اس وجہ سے ہوتے ہیں۔ کہ لوگ اسلام کی مطابق فطرت تعلیم پر عمل نہیں کرتے۔ اور مستورات کو آزادی سے کھلے بندوں گھر سے باہر پھرنے کی اجازت دیدیتے ہیں۔ اور ایسے انسان نما شیطانوں کی مجالس میں بھیج دیتے ہیں۔ جو تقدس کی آڑ اور پیری۔ فقیری یا سادھو اور پنڈتوں کا لباس محض نفس پرستی کے لئے اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اس کا انسداد اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ملک میں شرعی پردہ رواج دیا جائے۔

ریاست بھوپال کی انصاف پسندی

ریاست بھوپال کی تعزیرات میں ایک دفعہ یہ چلی آتی تھی۔ کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کر کے پھر مرتد ہو جائے تو اسے تین برس تک قید یا جرمانہ یا ہر دو قسم کی سزا دی جا سکتی ہے۔

غالباً یہ اس قسم کے مفاسد کے انسداد کے لئے ہو گی جو دنیوی مفاد کی خاطر مذہب تبدیل کرنے والوں کے ذریعہ پیدا ہوتے ہیں۔ تاہم اس میں ایک قسم کے جبر کا پہلو پایا جاتا تھا۔

اس کے متعلق ہندوؤں نے گورنمنٹ بھوپال کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا۔ جسے فرماں روائے بھوپال نے شرف قبولیت بخش کر مذکورہ بالا قانون منسوخ فرما دیا ہے۔

یہ ایک مسلم حکمران کی روشن ضمیری اور رعایا پروری کی تازہ ترین مثال ہے۔ کاش ہندو ریاستوں کے حکمران بھی اپنی مسلم رعایا کو مذہبی آزادی دے کر اپنے عدل شعار ہونے کا ثبوت دیں۔

اشارات

اشارات کے ہیڈنگ کے ماتحت جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ ایڈیٹوریل کالموں میں شایع ہوتا ہے۔ لیکن اگر بذلہ سنج اور خوش مذاق احباب اشارات کی طرز میں خامہ فرسائی فرمائیں گے۔ تو ان کے خیالات بھی بخوشی شایع کئے جائیں گے۔ ذیل میں مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کی تحریر درج کی جاتی ہے۔

لکھنؤ کانفرنس میں مولوی ظفر علی صاحب کی حجاز کے طویل سفر کے معاً بعد فوری شمولیت بے معنی نہ تھی۔ ان کی تمام ترجد و جہد کا نقطۂ نگاہ اور مقصود "سخن در این است" تھا۔ چنانچہ مولانا شوکت علی لکھتے ہیں۔ ظفر علی صاحب نے نہرو رپورٹ کے حامیوں سے کہا۔ "اگر روپیہ سے تائید کی جائے۔ تو میں کمیٹی کی تائید میں پنجاب کے اندر زور سے پراپیگنڈا کرونگا"۔ واقعات مولانا شوکت علی کے ان الفاظ کی تصدیق کر رہے ہیں سارے پنجاب بلکہ سارے ہندوستان میں سوائے مولوی صاحب کے اخبار "زمیندار" کے کوئی مسلم اخبار نہیں جو نہرو کمیٹی کی تائید میں اندھا دھند پروپگنڈا کر رہا ہو۔ خود مولوی ظفر علی بھی سر دھڑ کی بازی لگا کر اس شغل میں مشغول ہیں۔ چنانچہ ۱۰ ستمبر کی رات کو لائلپور کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے۔

"لکھنؤ کے فیصلہ سے اول تو مسلمانوں کو نقصان پہونچنے کا احتمال نہیں۔ لیکن اگر مسلمانوں کو نقصان پہونچنے پر ملک کو آزادی حاصل ہو جائے۔ تو میں مسلمانوں کے فوائد کو آزادی پر قربان کر دینے کو تیار ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہم بھائی بھائی ہیں۔ میں خود ہندوؤں کی اولاد ہوں"۔

ہندوؤں کا فرض ہے۔ کہ اب کم از کم پہلی قسط ضرور ادا کر دیں۔ اور امید ہے۔ ضرور وہ ایسا کر دینگے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہے۔ گرگٹ کے رنگ بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔

افسوس اب مسلمانان سلف کے اطوار موجود نہیں۔ کہاں وہ وقت کہ ایک نومسلمہ "بنت الیہودی" کو گالی سمجھتی ہے۔ اور کہاں یہ حامیان دین متین کہ بیانگ دہل کہہ رہے ہیں۔ "میں خود ہندوؤں کی اولاد ہوں"۔

ع ۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

بر سچ ہے۔ روپیہ بُری بلا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ الفاظ کہ "میں مسلمانوں کے فوائد کو آزادی پر قربان کر دینے کو تیار ہوں"۔ کوئی اسلامی دماغ سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ "آزادی وطن" خود مسلمانوں کے فوائد میں شامل ہے۔ اور اگر مسلمانوں کے فوائد کو تباہ کر کے آزادی مل سکتی ہے۔ اور ملیگی تو کہنا پڑیگا ؎
یہاں تو حسرتوں کا خون ہے اس خانۂ دل میں
رقیبوں کے وہاں پر پورے ارماں ہوتے جلتے ہیں

نہرو رپورٹ کے رُو سے مخلوط انتخاب میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق دیا گیا ہے۔ جس پر سید حبیب نے قصور میں تقریر کرتے ہوئے کہا "عورتوں کو ووٹ دینے کی اجازت دینا مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہے۔ اگر میں اپنی بیوی کو ووٹ دینے کے لئے حکم دوں۔ تو وہ مجھ سے طلاق لے لیگی۔ لیکن ووٹ دینے نہیں جائیگی۔ مسلمان ہرگز اپنی عورتوں کو ووٹ دینے کے لئے باہر جانے کی اجازت نہیں دے سکتے ہندوؤں میں چونکہ پردہ نہیں اس لئے ان کی عورتیں ووٹ دینے کے لئے چلی جائیں گی۔ اور مسلمانوں کو نقصان ہوگا۔ (زمیندار ۱۵ ستمبر)

اس کے متعلق مولوی ظفر علی صاحب حق نمک ادا کرتے ہوئے لائلپور کی تقریر میں فرماتے ہیں:-

"ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ مسلمان عورتیں پردہ کرتی ہیں۔ اس لئے ان کے ووٹ مشکل سے پڑیں گے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کی نوّے فیصدی آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ جہاں پردہ بالکل نہیں ہوتا۔ باقی دس فیصدی آبادی میں سے بھی بہت عورتیں خود بازاروں میں جاکر سودا سلف خرید لاتی ہیں۔ باقی چند شریف زادیاں ایسی ہیں۔ جو بازار میں تو نہیں جاتیں۔ لیکن تھیٹروں میں رات کو مل جاتی ہیں (ہیر پھیر)"...

ہر دو بیانات سامنے ہیں۔ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

سید حبیب اور مولوی ظفر علی نے "شریف زادیوں" کے متعلق اپنا اپنا تجربہ و مشاہدہ بیان کیا ہے۔ عاقلاں را اشارہ کافیست۔ افسوس مولوی ظفر علی نے مسلم خواتین کے متعلق ایسے ریمارکس کر کے ان کی سخت تذلیل کی ہے۔ جس پر اظہار نفرت کرنے کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کہہ سکتے ہیں۔ مگر ؎
گفتگو آئین درویشی نبود ورنہ با تو ماجراہا داشتیم

معاندین احمدیت چند کج رو منافقین کی علیحدگی پر پھولے نہیں سماتے انہیں "خادم اسلام" اور نامعلوم کیا کیا القاب سے یاد کرتے ہیں بعض تو ان میں سے اسے ابطال احمدیت کی دلیل کے طور پر بھی پیش کرتے ہیں ایسے لوگوں کو اخبار سیاست (۱۵ ستمبر) پڑھنا چاہئے جس میں لکھا ہے "مشیت ایزدی یہ ہے۔ کہ حق پرستوں کے امتحان کے لئے ذریات طاغوت بھی زندہ و سلامت رہیں۔ اس لئے کہ مخلصین کے اخلاص کی قدر و قیمت کے اظہار کے لئے منافقین کا وجود اسی طرح ضروری ہے۔ جسطرح کہ روشنی کے فوائد کو واضح کرنے کے لئے تاریکی کا وجود ضروری ہے لہذا جہاں مومنین قانتین اس دنیا میں موجود ہیں۔ وہاں منافقوں کا گروہ بھی زندہ و سلامت نظر آ رہا ہے... ان منافقین و غداران اسلام کی سب سے بڑی جماعت کا نام مجلس خلافت پنجاب لاہور ہے..... اس جماعت میں چند بھوکے امیر۔ چند زر پرست تعلیم یافتہ گر گئے ہیں جنکے ساتھ اٹھائی گیرو چالاک شہدوں۔ فساد پسندوں اور غنڈوں کی ایک جماعت ہے۔ جو خود ذلیل اور رسوا ہونے کی وجہ سے دوسرے کی عزت میں ہاتھ ڈالتے ہوئے نہیں جھجکتی"۔

ان سطور میں جس مجلس یا جن افراد کا ذکر ہے ان میں سے اگر کوئی جماعت احمدیہ سے راندے ہوئے بعض روحوں کے ساتھ مل کر فتنہ انگیزی کرے۔ تو کونسی تعجب کی بات ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے اعزاز میں دعوت کے موقعہ پر

۱۱ر ستمبر ۱۹۲۸ء تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے باغ میں ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کے اعزاز میں ایک شاندار ٹی پارٹی دی گئی اور ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

جب تک ہماری جماعت ان لوگوں کی قدر کرتی رہیگی۔ جو دین کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں۔ اس وقت تک اس کا کام ترقی کرتا جائیگا۔ اور نتیجہ خیز اور بابرکت ہوگا۔ کیونکہ قربانی دراصل اپنی ذات میں ایک

نعمت الٰہی

ہے۔ درحقیقت کوئی انسان قربانی کر ہی نہیں سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے توفیق حاصل نہ ہو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ قربانی انسان خود کرتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ قربانی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے۔ اور جو قربانی انسان کے اپنے نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ دراصل قربانی نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

تو کہہ دے کہ میری عبادت۔ میری قربانی۔ میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العالمین کے ہی لئے ہے۔ پھر قرآن میں ہم یہ بھی پڑھتے ہیں۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ یعنی رسول کریم صلعم ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ پس جب رسول کریم صلعم کی قربانی رب العالمین کیلئے ہے۔ تو قربانی وہی کہلا سکتی ہے۔ جو آپ کے نمونہ کے مطابق ہو۔

للہ رب العالمین کے معنے

صرف یہی نہیں۔ کہ قربانی خدا کی خاطر ہے۔ بلکہ یہ بھی ہیں۔ کہ خدا ہی اس کا پیدا کرنے والا اور مالک ہے۔ یہاں ل ملک کے لئے آیا ہے اور میں نے اس وقت اس کے یہی معنے لئے ہیں۔ یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تو کہدے میری نمازیں خدا نے ہی مجھ سے ادا کروائی ہیں۔ میری قربانی خدا تعالےٰ نے ہی کروائی ہے۔ زندگی بھی اسی کی طرف سے ہے۔ اور میری موت بھی میں نے خود پیدا نہیں کی۔ بلکہ یہ بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پس قربانی وہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آئے۔ اور جو خدا کی طرف سے آئے۔ وہ نعمت ہے۔ اور نعمت کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم پس جب تک ہماری جماعت میں یہ احساس رہیگا۔ کہ جن لوگوں کو خدا تعالےٰ

سلسلہ کی خدمت کی توفیق

دے ان کی قدر کریں۔ سلسلہ ترقی کرتا جائیگا۔ اور جب یہ قدر مٹ جائیگی یہ نعمت بھی چھن جائے گی۔ پس

قومی ترقی کے لئے

یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ ان لوگوں کے کام کی قدر کی جائے۔ جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے دین کی خدمت کا موقعہ دیا۔ ضرورت ہے۔ کہ ہماری جماعت یہ محسوس کرے۔ کہ یہ اللہ کا احسان ہے۔ کہ بعض لوگوں کو خدمت کی توفیق ملے۔

میں اس وقت ملک صاحب کے جواب کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دو باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے۔ کہ انکسار اپنی ذات میں بہت اچھی چیز ہے۔ اگر ہم واقعی یہ احساس رکھتے ہیں۔ کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ جو کچھ ظاہر ہوا۔ سب خدا کی طرف سے ہے۔ تو ہم ایسے رستے پر گامزن ہیں۔ کہ ہمیشہ خدا کی مدد اور نصرت ہمارے شامل حال رہیگی۔ لیکن

انکسار تین قسم کا

ہوتا ہے۔ دو قسمیں انکسار کی بڑی ہوتی ہیں۔ اور ایک اچھی اگر ایک شخص وثوق سے یہ یقین رکھتا ہے۔ کہ میں کچھ چیز نہیں ہوں۔ جو کچھ کام ہو رہا ہے۔ یہ سب خدا کا فضل ہے۔ تو یہ انکسار خدا کی نصرت کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن ایک انکسار یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کو اپنے کام کے متعلق نہیں۔ بلکہ اس کام کے متعلق ہی بدظنی ہو جاتی ہے۔ کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ

خطرناک قسم کا انکسار

ہے۔ اپنے کام کے متعلق تو یہ خیال کرنا کہ میری کوشش سے نہیں ہوا۔ بلکہ خدا کے فضل سے ہوا بے شک خوبی ہے۔ لیکن کام کے متعلق یہ سمجھ لینا۔ کہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ سخت جرم ہے۔ مومن کو کبھی یہ خیال بھی نہیں کرنا چاہئیے۔ کہ کوئی کام ہو نہیں سکتا یا فلاں کام بہت مشکل ہے۔ اور ہماری کوشش اور محنت بالکل حقیر ہے۔ پس ہمارے مبلغین کو خاص خیال رکھنا چاہئیے۔ کہ انکسار کا یہ پہلو پیدا نہ ہو۔ ایک

تیسری قسم انکسار کی

یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان کو صرف اپنی ذات پر ہی بدظنی نہیں ہوتی بلکہ اس کی آنکھ سے خوبی ہی مٹ جاتی ہے۔ اور وہ دوسرے کی خوبی کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ یہ انکسار ایک وسوسہ ہوتا ہے حقیقت میں اس میں خوبیاں ہوتی ہیں۔ اور دوسروں میں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا نفس اپنے آپ کو ہی حقیر کر کے اس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ ہماری جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل چونکہ نیکی اور خشیت اللہ کے باعث انکسار زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے انکو انکسار کے اس پہلو سے بھی بچنے کی تاکید کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔

دوسری بات جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ وہ کام کرنے والوں کے متعلق رائے کا اظہار ہے۔ درحقیقت جس صورت میں ہماری جماعت کے کام سرانجام پا رہے ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے میں ہمیشہ کام کرنے والوں کو

قدر کی نگاہ

سے دیکھتا ہوں۔ اور اپنے دل کو خدا تعالےٰ کے تشکر کے جذبات سے معمور پاتا ہوں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ بعض اوقات انسان ایسے مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے دلی جذبات کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اور اس کی ذمہ داریاں اور ان لوگوں کی ہمدردی جن سے تعاون کر کے وہ کام ہوتے ہیں۔ چاہتے ہیں۔ کہ دلی جذبات کو چھپایا جائے۔ ہم نے ایک دفعہ ایک انجمن بنائی۔ جس میں تقریریں کرنے کی مشق کی جاتی تھی۔ اور اعلیٰ درجہ کی تقریر کرنے والوں کو انعام دئے جاتے تھے۔ میں اس میں جب کبھی تقریر کرتا حضرت خلیفۃ المسیح اول اس پر ہمیشہ

جرح اور نکتہ چینی

کرتے۔ کچھ مدت تک اسی طرح ہوتا رہا۔ میرے نفس نے دھوکا دیا اور میں نے خیال کیا کہ مولوی صاحب مجھ پر حد سے زیادہ سختی کرتے ہیں۔ میں نے ایک مضمون لکھا۔ اور اپنے ایک small fellow کو جو تقریر کرنا نہیں جانتا تھا۔ پڑھنے کے لئے دیا۔ جب اس نے مضمون پڑھا۔ تو حضرت مولوی صاحب نے اس کی از حد تعریف کی۔ اس پر میرے دل میں اور احساس ہوا۔ کہ مولوی صاحب مجھ سے سختی کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد معلوم نہیں۔ مولوی صاحب نے ہی مجھے بتایا یا خود ہی معلوم ہوا کہ انوری جو فارسی کا بہت مشہور شاعر گذرا ہے۔ وہ شعر کہتا۔ اور اس کا استاد اس کے اشعار سنکر کہہ دیتا۔ تم طبیعت پر اچھی طرح زور دیکر نہیں کہتے۔ اور باقیوں کی تعریف کرتا۔ اس کے دل میں بھی یہی خیال پیدا ہوا کہ استاد مجھ سے نامناسب سختی کرتا ہے۔ آخر ایک دن اس نے اپنے اشعار پرانے بوسیدہ کاغذات پر لکھے۔ تاکہ وہ کسی

پرانے شاعر کا کلام

معلوم ہوں۔ اور جا کر کہا۔ مجھے یہ شعر ملے ہیں۔ استاد نے انہیں پڑھا۔ اور خوب تعریف کی۔ تعریف سن کر انوری نے کہا۔ یہ تو میرا اپنا ہی کلام ہے۔ یہ سن کر استاد نے کہا کہ اب تم ترقی نہیں کر سکو گے۔ تمہارے کلام میں خوبی دیکھکر میں نے چاہا تھا۔ کہ تمہارے

مخفی جوہر

ظاہر ہوں۔ لیکن اب کہ تمہیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ تم میں قابلیت موجود ہے۔ تم اس سے آگے ترقی نہیں کر سکتے۔ اور انوری نے لکھا ہے۔ کہ میں نے واقعی اس کے بعد اپنے کلام میں کوئی ترقی نہیں کی ؎

سو کبھی اخلاق کی درستی۔ کارکنوں میں توازن قائم رکھنے اور دیگر کئی ایک وجوہ کے باعث کام لینے والے کو جذبات کو دبانا پڑتا ہے۔ لیکن یہ دبانے سے اور بھی تیز ہوتے ہیں۔ ہر وہ شخص جو دین کا کوئی بھی کام کرتا ہے۔ گو وہ اپنا فرض ہی ادا کرتا ہے۔ لیکن

خلیفہ پر احسان

بھی کرتا ہے۔ کہ اس کی ذمہ داری خلیفہ پر ہے۔ اور میں اس احسان کو اچھی طرح محسوس کرتا ہوں۔

ایک اور بات بھی ہے۔ خلیفہ کے تعلقات جماعت سے باپ بیٹے کے ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں اسے مختلف موقعوں پر جذبات کو دبانا پڑتا ہے۔ وہاں دوسروں کا فرض ہے۔ کہ انہیں ظاہر کریں۔ خلیفہ نے چونکہ بہتوں سے کام لینا ہوتا ہے۔ اس لئے اسے جذبات تو دبانے پڑتے ہیں۔ لیکن دوسروں کو ضرور ظاہر کرنے چاہئیں۔ کیونکہ جذبات کے اظہار سے ظاہر کرنے والوں کی

حقیقت اور میلان طبعی

کا پتہ چلتا ہے۔ اور اگر ہر کوئی اپنے جذبات کو دبائے ہی رکھے تو پھر کام لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن ظاہر کرنے کے بعد کام لینے والے کے دل پر جو بھی خدا تعالیٰ ڈالے وہ اس کے مطابق کام لے سکتا ہے۔ پس دوسروں کو اپنے جذبات دبانے نہیں چاہئیں۔ کیونکہ جذبات کا دبانا بعض اوقات

ٹھوکر کا موجب

بھی ہو جاتا ہے ؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک مخلص خادم تھے۔ وہ حضور کی مجالس میں نہیں آتے تھے۔ اور ظاہر یہ کرتے تھے۔ کہ حضور کے رعب کے باعث جانے کی جرأت نہیں ہوتی۔ آپ کو جب اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ بھی

شیطانی وسوسہ

ہے۔ حضرت ابوبکر اور دیگر اکابر صحابہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجالس میں آتے تھے۔ ہماری مجلس میں کسی کا نہ آنا سخت غلطی ہے۔ اس کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ جذبات کو دبانا نہیں چاہیئے۔

پیر مرید کا تعلق

دراصل جذبات کا ہی تعلق ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ یہ بھی دراصل جذبات کا ہی اظہار ہے۔ یہاں اتباع فرمایا۔ جس کے معنی ہیں۔ پیچھے چلنا۔ یہاں حکم ماننا یا اطاعت کرنا نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ فرمایا۔ کہ جیسے بچہ اپنی ماں کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ اسی طرح تم رسول کے پیچھے پیچھے اگر چلوگے۔ تو خدا تعالیٰ تم سے اس کے نتیجہ میں محبت کرے گا۔

اور پیچھے چلنا محض جذبات کا تعلق ہے۔ اور خلیفہ بھی رسول کا ظل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بھی جذبات سے ہی تعلق رکھنے والی چیز ہے۔

ایڈریس کے متعلق

جو اس وقت پیش کیا گیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ اس لحاظ سے قابل قدر ہے۔ کہ اس میں عام ایڈریسوں سے جو ایسے موقعوں پر پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک قدم آگے اٹھایا گیا ہے۔ یعنی اس میں

محبت آمیز جرح

بھی تھی۔ میرے نزدیک اپنے خیالات کو اس حد تک بیان کرنا کہ محبت اور ادب و احترام کا پہلو مدنظر رہے۔ ایک خوشنما پہلو ہے۔ صرف یہ کہدینا کہ آپ آئے۔ اور بہت خوشی ہوئی۔ اس میں کوئی زیادہ لذت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں تکلف پایا جاتا ہے پس ایڈریس کے طریق بیان پر بھی میں

اظہار خوشنودی

کرتا ہوں ؛

چند سوالات

ہمیں انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ایک معتمد کارکن کی طرف سے جسے ان لوگوں میں کافی رسوخ حاصل تھا۔ چند سوالات پہونچے ہیں جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ کیا اراکین انجمن مذکور ان کے جواب دیں گے ؛

۱۔ کیا مستری فضل کریم کا لڑکا جس کا نام عبدالکریم ہے۔ احمدیہ بلڈنگس کے مہمان خانہ میں کئی کئی دن مقیم نہیں رہا اور کھانا انجمن کے مہمانخانہ سے نہیں کھاتا رہا۔

۲۔ ڈاکٹر عبداللہ کیا قادیان اور بٹالہ صرف اسی مقدمہ کی خاطر نہیں جاتا رہا۔ جو مستریوں کی طرف سے دائر تھا۔ اور کیا اس کے اخراجات سفر خزانہ انجمن سے ادا نہیں کئے گئے ؛

۳۔ کیا ایک شخص کے امانت کے روپیہ سے دو سو روپے مستری فضل کریم کو بطور قرض نہیں دلائے گئے۔

۵۔ وہ ٹریکٹ جو مستریوں کی طرف سے گذشتہ سالانہ جلسہ کے ایام میں تقسیم کئے گئے۔ کیا ان کا کل خرچ یعنی اجرت کتابت قیمت کاغذ و طباعت خزانہ انجمن سے نہیں دئے گئے۔ ۶۔ ڈاکٹر عبداللہ کو تیس روپے ماہوار پر قادیان میں کن اغراض کیلئے ملازم رکھا گیا ہے۔ ۷۔ کیا مولوی محمد علی صاحب اور مستری عبدالکریم کے گھنٹوں خفیہ مشورے نہیں ہوتے رہے۔ ۸۔ کیا مستری فضل کریم کو پچاس روپے بطور قرض حسنہ دفتر سے نہیں دئے گئے۔

یہ سوالات لکھنے والے صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اگر مولوی محمد علی صاحب

مسئلہ ختم نبوۃ کا آسان فیصلہ

قرآن مجید کی ایک نہایت زبردست دلیل

(گذشتہ سے پیوستہ)

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ انزل من بعد موسےٰ تو جنہوں نے کہا ہے۔ وہ یہودی تھے۔ عیسیٰؑ کے منکر ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے موسےٰ کے بعد کہہ دیا۔ ورنہ اگر ایک عیسائی کہتا تو شائد انزل من بعد موسےٰ کی بجائے من بعد عیسیٰ کہدیتا۔ مگر شائد انہیں علم نہیں۔ جب آنحضرت صلعم پر پہلی بار وحی نازل ہوئی۔ اور آپ نے آکر حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے ذکر کیا۔ اور وہ آپ کو ورقہ بن نوفل عیسائی عالم کے پاس لے گئیں۔ تو اس عیسائی نے بھی یہی کہا۔ کہ ھٰذا الناموس الذی جاء علےٰ موسےٰ یہ تو وہی خاص شان والا فرشتہ ہے۔ جو موسےٰ پر آیا تھا۔ دیکھو ورقہ بن نوفل نے بھی انزل من بعد موسےٰ ہی کہا ہے۔ مگر دوسرے لفظوں میں۔ ماسوائے اس کے ایسے معترضوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ خدا کے کلام میں جو کسی کا قول بھی آگیا ہے۔ وہ اب خدا کا کلام ہے۔ اور سچی بات ہے۔ جب تک کہ خود خدا تعالیٰ اس قول کی تردید نہ کردے۔ لیکن ہم اس بحث میں کیوں پڑیں۔ جبکہ خود آیت زیر بحث سے پہلے سورہ احقاف میں ہی خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ ومن قبلہٖ کتاب موسیٰ اماماً و رحمۃ (پارہ ۲۶) یعنی قرآن مجید سے پہلے جس کتاب کی پیروی کی جاتی تھی۔ اور وہ رحمت الٰہی تھی۔ وہ موسیٰؑ کی کتاب ہے۔ میرے خیال میں اب تمام شک و شبہ کے بادل دور ہو گئے۔ پہلے اگر جنوں نے کہا۔ کہ من بعد موسیٰ قرآن مجید آیا ہے۔ تو یہاں خود خداوند عالم فرماتا ہے۔ کہ قرآن مجید سے پہلے تورات امام اور رحمت تھی۔ جس کے صاف یہ معنی ہیں۔ کہ زبور و انجیل کے لئے بھی تورات ہی امام تھی۔ ورنہ خدا کا کلام باطل ٹھہریگا۔ اور یہ ممکن نہیں۔ پس بتاؤ تورات کن معنوں میں قرآن مجید سے پہلے ہے۔ جبکہ قرآن مجید سے پہلے انجیل اور اس سے پہلے زبور تھی۔ یقیناً یہی کہو گے۔ کہ قرآن سے پہلے شریعت کی کتاب کامل جو تھی وہ تورات ہی تھی۔ اس لئے زبور و انجیل کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اور دوسرے لفظوں میں اس کا منشاء بھی یہی ہے۔ کہ تورات کے بعد قرآن نازل ہوا۔ یا یہ کہ موسیٰؑ کے بعد محمد رسول اللہ ہوئے۔ کیونکہ وہی ناسخ ملت موسوی ہیں لہٰذا لا نبی بعدی کے معنے بھی یہی ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا دور تا قیامت ہے۔ کیونکہ آپ کی نبوت یا آپ کی شریعت کو

منسوخ کرنے والا اب کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتہ۔

من قبلہ کتاب موسےٰ

جس طرح قرآن سے پہلے کتاب موسیٰ کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ کہ میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ یعنی مجھ سے پہلے عیسیٰ نبی اللہ ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

"لیس بینی و بینہ نبیؐ"

جس طرح لانبی بعدی آپ کا کلام ہے۔ اسی طرح لیس بینی و بینہ نبیؐ۔ آپ کا کلام ہے متقدمین نے تسلیم کیا ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے قول لیس بینی و بینہ نبیؐ کے یہ معنے ہیں۔ کہ آپ کے اور عیسیٰؑ کے درمیانی زمانہ میں کوئی اولوالعزم نبی نہیں ہوا۔ جو اپنی شریعت کی طرف بلانے والا ہوتا۔ یہ جائز ہے کہ اس فترۃ کے زمانہ میں ایسے چھوٹے چھوٹے خدا کے نبی ہوئے ہوں جو حضرت عیسیٰؑ کے پیرو ہوں۔ چنانچہ بعض روایات میں یہ موجود ہے۔ کہ عیسیٰؑ کے بعد اور آنحضرت صلعم سے پہلے بعض نبی ہوئے ہیں۔ لیکن عام طور پر لوگوں نے ان روایات کو اس لئے غلط ٹھہرانے کی کوشش کی کہ وہ لیس بینی و بینہ نبیؐ کے خلاف ہیں تاہم بعض علماء متقدمین نے یہ مانا کہ لا تمتنع ان یبنی فی الفترۃ من ید عوالی الشریعۃ الرسول الاخر (حافظ ابن حجر عسقلانی) یعنی فترت کے زمانہ میں جو محمد رسول اللہ اور عیسیٰؑ کے درمیان قریباً چھ سو برس ہے۔ یہ منع نہیں کہ کوئی ایسا نبی ہوا ہو جو پہلے نبی کے دین کی طرف دعوت دینے والا ہو۔

ہمارے خیال میں قرآن مجید کے الفاظ من قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ ان علماء محققین کی تائید کرتے ہیں۔ جو ان روایات کو صحیح سمجھتے ہیں۔ کہ جن میں حضرت عیسیٰ کے بعد تابع عیسیٰ نبیوں کی آمد کا ذکر ہے۔ پس نتیجہ صاف ہے۔ کہ جس طرح لیس بینی و بینہ نبیؐ کے معنے یہ ہیں کہ اس عرصہ میں کوئی ایسا نبی نہیں جو عیسیٰ کا متبع نہ ہو۔ اسی طرح لانبی بعدی کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہے جو آپ کی اتباع سے باہر ہو۔ یا وہ آپ کی امت میں نہ ہو۔ یا اختصاراً یوں کہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں آسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام محققین امت محمدیہ لانبی بعدی کا ترجمہ لا مشرعاً بعدی کرتے چلے آئے۔ یہاں تک کہ ملفوظات شریفی میں لکھا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ لا مشرعاً بعدی۔

لانبی بعدی کے ایک اور معنے

اگر ہم حضرت موسیٰؑ کے اس قول کو لیں قال لبنی اسرائیل نبیاً مثلی سیقیم لکم الرب الٰھکم (کتاب اعمال ۳ ب)

یعنی موسےٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خداوند خدا تمہارے لئے میری مثل نبی برپا کرے گا۔ اور اگر ہم یہ کہیں لانبی بعد موسیٰ الا محمد رسول اللہ تو اس کے معنے یہی ہو سکتے ہیں۔ کہ موسیٰ کے بعد موسیٰ جیسا اور کوئی نبی نہیں سوائے محمد رسول اللہ کے علیٰ ہذا القیاس اگر ہم آنحضرت صلعم کے فرمان لانبی بعدی کو لیں اور کہیں لانبی بعدہ مثلہ۔ یعنی آنحضرت صلعم کے بعد آپ کی شان کا اور کوئی نبی نہیں تو کونسا امر مانع ہے۔ میں تو کہتا ہوں۔ یہ معنے بالکل درست ہیں۔ اور یاد رہے کہ آپ کی مثل صاحب الشریعت نبی نہیں ہو سکتا ہے۔ جس طرح آپ ہی موسیٰ کی مانند ہیں۔ اور کوئی نہیں پس نتیجہ یہی نکلا۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی صاحب الشریعت نبی نہیں ہوگا۔

ہمارے ان معنوں کی تائید میں حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا بھی ہے۔ رب ھب لی ملکاً لا ینبغی لاحد من بعدی یعنی اے میرے اللہ تو مجھے وہ سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی اور کو نہ ملے۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے بعد سلطنت بہتوں کو ملی۔ مگر بنی اسرائیل میں سے کسی کو بھی اس شان کی سلطنت پھر نہیں ملی۔ اور قرآن مجید کے اسی محاورہ کے مطابق یہ حدیث ہے۔ ھلک کسری ثم لا یکون کسری بعدہ وقیصر لیھلکن ثم لا یکون قیصر بعدہ (کتاب الجہاد۔ باب الحرب خدعۃ۔ بخاری) یعنی کسرےٰ ہلاک ہوگیا۔ پس اب کسرےٰ نہ ہوگا۔ اور قیصر ہلاک ہوگا۔ پھر اس کے بعد قیصر نہ ہوگا۔ لیکن ہر شخص جانتا ہے۔ کہ ہرمز کسریٰ ایران کو اس کے بیٹے شیرویہ نے مارا۔ اور اس کے بعد کسریٰ ہوا۔ اور ہرقل قیصر روم کے بعد اس کا بیٹا ہرقلوس قیصر روم ہوا۔ اس لئے علماء کرام نے صاف کہدیا۔ کہ ان قلت فقد کان بعدھما غیرھما۔ قلت ما قام لھم الناموس علے وجہ الذی قبلہ (دیکھو حاشیہ حدیث زیر بحث)

یعنی اگر تو کہے کہ کسرےٰ اور قیصر کے بعد اور کسرےٰ اور قیصر بھی ہوئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ ان کی وہ شوکت و شان نہ تھی۔ جیسی کہ پہلے تھی۔ پس جس طرح لا قیصر بعدہ اور لا کسرےٰ بعدہ کے یہ معنی ہیں۔ کہ پہلی شان کے قیصر و کسرےٰ جیسی شان والے قیصر و کسرےٰ پھر نہیں ہوئے۔ اسی طرح لانبی بعدی کے یہ معنے ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد آپ کی شان کا نبی پھر نہ ہوگا۔ جو ہوگا آپ کا ہی خادم ہوگا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

بعض لوگ جواب سے تنگ آکر کہدیا کرتے ہیں کسریٰ یا قیصر کسی خاص آدمی کے نام نہیں۔ بلکہ یہ تو القاب ہیں۔ اور یہ تب ہی زائل ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ایران اور روم کی سلطنتیں ان قوموں سے چھن جائیں۔ جن کے بادشاہ کسرےٰ اور قیصر کہلاتے تھے۔ یا بالفاظ دیگر اس پیشگوئی کا یہ مطلب تھا۔ کہ ایران اور روم کی سلطنتیں مٹ جائیں گی۔ جیسا کہ واقعہ ہوا۔ پھر کوئی کسرےٰ یا قیصر نہ ہوگا۔

مگر یہ محض دھوکا ہے۔ کیونکہ اول تو یہ کہنا کہ ایران کی سلطنت نہ رہیگی۔ تو پھر کسرےٰ نہ ہوگا۔ یہ فضول بات ہے جو آنحضرت صلعم کی شان کے لائق نہیں۔ دوم یہ تو دیکھو کہ پہلے کہا ھلک کسرےٰ پھر فرمایا۔ لیھلکن قیصر جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ کسریٰ جو اس وقت تھا۔ وہ چونکہ مارا جا چکا تھا اس لئے فرمایا ھلک اور قیصر چونکہ زندہ تھا۔ اس لئے فرمایا کہ لیھلکن قیصر۔ اس لئے یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اذا ھلک کسرےٰ فلا کسرےٰ بعدہ اور اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ میں بھی موجود الوقت کسریٰ و قیصر مراد تھے۔ لہذا معنی وہی صحیح ہیں۔ جو ہم نے کئے۔ اور جن پر متقدمین کی شہادت بھی موجود ہے۔ جو اوپر گذر چکی ہے۔ لہذا لانبی بعدی کے معنے یہی ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد آپ کی شان کا اور کوئی نبی نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے آپ کی شریعت کا بھی کوئی منسوخ کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

ختم کمالات نبوۃ اور ختم نبوت

بالآخر ہم ایک اور آسان طریق سے بھی ختم نبوت کے معنوں کا حل کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق اس میں تو شک نہیں کہ محاورہ عرب کے مطابق ختم نبوت کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں کہ نبوت کے کمالات آنحضرت صلعم کی ذات مبارک پر ختم ہو گئے۔ کوئی کمال باقی نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی اگر ایک کمال بھی باقی ہو تو نعمت نبوۃ ہرگز ہرگز ہم پر پوری نہیں ہوئی۔ اور نہ ہمارا دین کامل کہلا سکتا ہے۔ اس لئے لامحالہ کہنا پڑا۔ کہ لا معنی لختم النبوۃ علےٰ فرد الاختم کمالاتھا علےٰ ذالک الفرد یعنی ختم نبوۃ کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ نبوت کے کمالات ختم ہو گئے۔ اس ذات پر جس پر نبوت ختم ہوئی۔

علماء ان معنوں کو تو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی کہتے ہیں۔ ایسے شخص کے بعد کہ جس پر کمالات نبوت ختم ہو جائیں اور نبی نہیں آسکتا۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ یہ تو بالکل صحیح ہے کیونکہ جب کمالات نبوت سب کے سب کسی ذات پر ختم ہو گئے تو وہ ایک روحانی آفتاب بن گیا جس کی روشنی کے بغیر تمام روحانی آنکھیں اندھی ہیں۔ پس جس کو اب بینائی ملیگی اسی کے طفیل ملے گی۔ وہ طفیلی لوگ کیونکہ اس آفتاب

روحانیت سے علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ پس اس سے بھی نتیجہ یہی نکلا کہ خاتم النبیین کے بعد کوئی الگ نبوۃ کا دعوے نہیں کر سکتا۔ اور اسی بات کو آنحضرت صلعم نے ان لفظوں میں ادا کر دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہاں اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو وہ نبی ہوتا۔ جس کے صاف یہ معنے ہوئے کہ آنحضرت صلعم کے فرزند کی حیثیت سے تو نبی ہو سکتا ہے۔ لیکن مستقل طور پر کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

نکتہ نبی کا سب سے بڑا کمال افاضہ روحانی ہے۔ پس جو نبی جملہ کمالات نبوت کا جامع ہے۔ اس کا فیضان بھی سب نبیوں سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ اس آیت کے رو سے امت محمدیہ کے مدارج نبیوں اور صدیقوں شہیدوں اور صالحین کے برابر ہیں ادنےٰ یہ کہ صالح ہو۔ اور اعلیٰ یہ کہ مقام نبوۃ کا انعام پا جائے۔ اور سچ یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو تو ختم نبوۃ کا فائدہ ہی کیا ہوا۔ اور ہم پر نعمت کا کمال ہی کیا ہوا۔ بلکہ نعمت سے تو ہم محروم ہو گئے۔ اور یہ بالکل آنحضرتؐ کی کسر شان ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں۔ ؎

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

ختم کمالات اور اجرائے نبوۃ جبکہ علماء ختم کمالات نبوۃ علی نبینا صلے اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں اور پھر ختم کمالات کے وہ یہ معنے نہیں کرتے کہ آئندہ کمالات نبوۃ بند ہو گئے تو میں کہتا ہوں کہ جس طرح ختم کمالات کے یہ معنے نہیں کہ کمالات آئندہ کسی کو ملیں گے نہیں بلکہ یہ معنے ہیں کہ صاحب خاتم کمالات کے طفیل ہی آئندہ کوئی کمال مل سکتا ہے۔ تو ختم نبوۃ کے بھی یہی معنے ہوئے۔ کہ آئندہ نبوۃ مل سکتی ہے۔ تو آنحضرت صلعم کے طفیل مل سکتی ہے۔ یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے کہ نبوت بند ہو گئی ہے۔ کیونکہ اگر ختم نبوت سے نبوت کے دروازوں کا بند ہونا مراد ہے۔ تو ختم کمالات نبوت سے مراد بھی نبوت کے کمالات کا بند ہونا ہی ہو سکتا ہے۔ اور اگر کہو کہ ہاں یہی معنی ہیں۔ تو پھر سوچ کہ تم تمام خیر و خوبی سے محروم ہو گئے۔ یہاں تک کہ نبوت کے کمالات میں سے ایک کمال یا نبوۃ کا چھیالیسواں حصہ رویا و صالحہ بھی اب تمہیں نہیں ہو سکتی۔ کمالات نبوۃ ہی تو کمالات انسانی ہیں۔ اور وہی بند ہو گئے۔ لہذا تمہاری مثال تو اس قوم کی ہوئی۔ کہ جن کے مورث اعلیٰ کو تمام نعمتیں دی گئیں اور وہ تمام نعمتیں خود ہی چٹ کر جائے۔ اور اپنے پس ماندگان کیلئے ایک حبہ بھی نہ چھوڑ جائے۔ پھر وہ ورثاء اپنی قسمت پر فخر کریں۔ کہ ہمارا اباسب سے اعلیٰ تھا۔ کیونکہ وہ سب کچھ ہی ختم کر گیا استغفر اللہ ثم استغفر اللہ من ھذا الخیال الفاسد علی الفاسد

خدا کے بندو سوچو! اور غور کرو۔ دن رات تو تم کہتے ہو کہ اے اللہ تو ہمارے آقا نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلعم پر خاص رحمت کر اور برکتیں نازل فرما۔ اور ان کی آل پر بھی رحمت اور برکت کا نزول فرما۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر تو نے فضل کیا۔ اور اعتقاد یہ ہے کہ اب وہ برکات اور انعامات ختم ہو چکے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس طرح دور موسوی کو ختم کرنے والے آنحضرت صلعم ہیں۔ اب ایسا نبی کوئی نہیں۔ جو دور محمدی کو ختم کرنے والا ہو۔ جیسا کہ لا نبی بعدی کا منشا ہے۔ اور آئت قرآن کتابًا انزل من بعد موسیٰ اس پر دلیل ہے اور امتی نبی ہونے کو نہ خاتم النبیین کی آیت مانع ہے۔ اور نہ حدیث لا نبی بعدی بلکہ آنحضرت صلعم کا خاتم النبیین ہونا تقاضہ کرتا ہے۔ کہ آپ کی مہر نبوت کی برکت سے کمالات نبوۃ کا اجرا ہو۔ اور بے شمار اولیاء اللہ پیدا ہوں جن میں کوئی نبی اللہ بھی ہو تا کہ اس کا وجود دلیل ہو۔ کمال محمدی کی۔ ورنہ بلا نمونہ تو دعوےٰ بلا دلیل ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے پہلے اس امت محمدیہ میں سے صدہا نہیں ہزارہا اولیاء اللہ پیدا کئے جن کو نبیوں کا ہم رنگ بنایا۔ پھر آپ کی پیروی کی برکت سے ایک ولی کو درجہ نبوت بھی عطا کیا۔ تا کہ فیضان محمدی کا ثبوت ہو۔ لیکن اگر اب بھی کوئی اس کا منکر ہو تو سنو:۔

حجت رحمٰن برایشاں شد تمام
یاوہ گوئی ماندہ در دست لئام

خاکسار:۔ عمر الدین احمدی یکے از غلامان حضرت فضل عمرؓ

مدعی سست گواہ چست

"پیغام صلح" کے آخری نبی نمبر کے متعلق ایک ماہ کے قریب گذرا ہے۔ کہ میں نے مولوی محمد علی صاحب اور ایڈیٹر "پیغام" سے مؤدبانہ استفسار کیا تھا۔ کہ جب آپ آخری نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی متعدد تحریروں میں لکھ چکے ہیں۔ تو پھر آخری نبی حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو کس منہ سے لکھتے ہیں۔ اپنی متانت کی بنا پر مجھے اہل پیغام سے اسی قسم کی توقع تھی۔ مگر خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ خاکسار کو غیر شریفانہ طعن و تشنیع کا نشانہ بنا کر ایک لاطائل اور بے معنی مضمون لکھ کر شائع کیا ہے۔ مگر میرا مطالبہ جوں کا توں ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے ریویو کی ایڈیٹری کے زمانہ میں (اور یہ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ تھا) نہ ایک مرتبہ بلکہ متعدد مرتبہ نبی آخر زمان اور نبی اور مسیح موعود نبی۔ حضرت مرزا غلام احمد نبی وغیرہ بغیر کسی تصریح و تشریح جواب آپ صاحبان کو بعد از جنگ یاد آرہی ہے۔ استعمال کیا۔ پھر اس نبی کو پرکھنے کے لئے وہی منہاج نبوت پیش کیا۔ جو بقول آپ صاحبان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ختم ہو جاتا ہے اور اس تازہ منہاج ولایت یا محدثیت کو جو آپ صاحبان بار بار رٹ رہے ہیں۔ کہیں بھی پیش نہ فرمایا۔ پس ایسے مسلمہ نبی آخر زمان حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام کو مان کر پھر آپ لوگ کیا حق رکھتے ہیں۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلعم کو آخری نبی لکھیں۔ یہ ایک سوال ہے۔ ایک استفسار ہے جس کا مختصر اور صحیح جواب مولوی محمد علی صاحب کی تحریر سے ملنا چاہیئے۔ ابو الفضل جو زنگی کافور کے مصداق ہیں۔ خواہ مخواہ تنکوں کا سہارا نہ لیں۔

ابو الفضل نے خاکسار پر پیر پرستی کا الزام لگا کر بے جا حمایت کا مرتکب ٹھیرایا ہے۔ مگر ان کو خوف خدا سے کام لے کر سوچنا چاہیئے۔ میں نے اپنے اس استفسار میں کہیں بھی اس قسم کا اظہار کیا ہے۔ میں نے تو صرف مولوی محمدؐ علی صاحب کی ہی تحریرات پیش کیں۔ اور بلا کم و کاست پیش کیں۔ مگر ہائے تعصب اور ضد۔ ایسی دیانت داری سے پیش کئے ہوئے حوالجات کو علامہ ابو الفضل نے مختصر سا ٹکڑا کہکر گویا یہ ظاہر کیا۔ کہ گویا میں نے اپنے مطلب کے مطابق کتر بیونت کر کے پیش کیا۔ مگر علامہ صاحب! گستاخی معاف۔ میں نے تو بقول آپ کے ایک مختصر سا ٹکڑا پیش کیا۔ مگر آپ نے اس بے بہا اور جامع اور مانع مضمون کو کیوں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور افسوس ہے کہ باوجود ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے پھر بھی آپ کی محنت اکارت گئی۔ آپ میرے مطالبہ کے پیالے کو نہ ٹال سکے۔ اور یہ ثابت نہ کر سکے۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب نے حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام کو آخری نبی نہیں لکھا۔ ابو الفضل علامہ کا نہایت ممنون ہونگا۔ اگر ایک بار اور کوشش بلیغ کر کے اپنے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کی ارادت مندی کا حق ادا کریں۔

خاکسار فخر ملتانی

اعلان میرا دعوےٰ ہے۔ کہ آریہ سماج کے عقائد نہ صرف ملک کے مفاد کے ہی منافی و مضر ہیں۔ بلکہ قدرت کے خلاف ہونے کے علاوہ خود وید مقدس کے بھی خلاف ہیں۔ لہٰذا ر(۱) تناسخ۔ (۲) حدوث مادہ و ارواح۔ (۳) ویدوں میں تواریخ۔ (۴) کیا وید مقدس الہامی کتب ہیں؟ (۵) ویدوں میں حیوانی بلکہ انسانی قربانی کا جواز و رواج۔ (۶) اگنی۔ وایو۔ آدتیہ جن پر آریہ سماج ویدوں کا الہام نازل ہونا مانتی ہے۔ کوئی انسان نہیں تھے بلکہ آگ۔ ہوا۔ سورج وغیرہ عناصروں کا بیان ہے۔ جن کی پرستش ویدوں میں مذکور ہے۔ وغیرہ وغیرہ مسائل پر آریہ سماج کے خلاف مناظرہ

احمدیہ سپورٹس ورکس

شائقین ناظرین ہم نے عرصہ دراز سے سپورٹس کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے سپورٹس گڈس مثلاً ہاکی سٹیک فٹ بال و کرکٹ بیٹ وغیرہ بہت عمدگی سے طیار ہوتا ہے۔ مال قابل تسلی اور بار عایت ارسال کیا جاتا ہے۔ مال کے عمدہ اور رعایت ہونے کی وجہ سے معزز احباب کے بہت سے سرٹیفکیٹ ہمارے پاس ہیں۔ ضرورت مند اصحاب مال منگوا کر لطف حاصل کریں۔ مال پسندیدہ اور عمدہ ہوگا۔ پس آزمائش شرط ہے۔ اشیاء کی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔ مال حسب وعدہ نہ ہو تو واپس کیجئے ؛

	روپے - آنہ
ہاکی سٹیک اول لیدر سیون دپارچہ مینٹ	۴-۳
ہاکی سٹیک دوم لیدر سیون وپارچہ مینٹ	۰۰-۳
ہاکی سٹیک اول لیدر بونڈ وپارچہ مینٹ	۴-۳
ہاکی سٹیک دوم لیدر بونڈ وپارچہ مینٹ	۱۲-۲
ہاکی سٹیک اول فورس ہینڈل دپارچہ مینٹ	۰-۴
ہاکی سٹیک یوتھ سائز لیدر سیون	۸-۱
ہاکی سٹیک یوتھ سائز لیدر بونڈ	۴-۱
فٹ بال اول ۱۲ پیس کمپلیٹ ۵	۸-۴
فٹ بال اول ۸ پیس کمپلیٹ ۵	۸-۵
فٹ بال اول ۸ پیس کمپلیٹ ۵	۰۰-۴
والی بال اول درجہ کمپلیٹ	۴-۴
والی بال دوم درجہ کمپلیٹ	۱۲-۳

پتہ

ہیم اینڈ کو سیالکوٹ سٹی

Hiam & Co: Sialkote City

اسپیشل تحفہ — انجمن کا ہمدرد

عظیم الشان خوشخبری

طبی دنیا میں مفید ترین اضافہ

بیاض نور الدین رض

یعنی حضرت مولانا حکیم نور الدین رض مرحوم و مغفور سابق طبیب خاص مہاراجگان جموں و کشمیر کا بیاض خاص جو جناب موصوف کے تمام عمر کے تجربات کا نچوڑ اور نہایت صحیح اور بہترین ویدک ۔ یونانی اور ڈاکٹری علاجوں کا مجموعہ ہے جس میں سر سے پاؤں تک تمام بیماریوں کے اسباب اکی علامات اور مجرب ترین علاج درج ہیں ۔ اور جسمیں خواص امراض زنانہ امراض پر بالخصوص مبسوط بحث کی گئی ہے ۔ اور ان کے بہترین علاج بتلائے گئے ہیں جو دوبارہ نہایت اہتمام اور صحت و صفائی کے ساتھ عمدہ کاغذ پر چھپوائی گئی ہے ۔ قیمت باوجود اتنی خوبیوں کے نہایت کم رکھی گئی ہے یعنی صرف پانچ روپیہ (عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار بوشاء حضور کا فوٹو ہر ایک خریدار کو مفت دیا جائے گا ۔ تمام درخواستیں بنام

مینیجر ہمدرد دواخانہ قدیمی قادیان (پنجاب)

ضرورت

ڈیرہ دون کے لئے ایک نیک مخلص اور مستعد احمدی موٹر میکانک کی ضرورت ہے ۔ جو ٹھنڈا اور گرم کام بھی جانتا ہو ۔ ہر ایک قسم کی موٹر مرمت کر سکتا ہو ۔ خط و کتابت معرفت ناظر صاحب امور عامہ قادیان ہونی چاہیئے ؛

درخواست کے ہمراہ مقامی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری صاحب کی سفارش کا خط ضرور بھیجا جاوے ۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی ؛

اولاد حاصل کرنے کی

حیرت انگیز دوائی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کے لئے پریشان ہیں ۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ نسل قائم رکھنے کی آپ کو سچی تڑپ ہے تو آپ اپنا محنت اور پسینہ سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کر کے برباد نہ کریں ۔ صرف

حب حمل

کا استعمال گھر میں شروع کرادیں جس کا پہلی دفعہ کا استعمال ہی انشاءاللہ آپ کو بامراد کر دے گا ۔ زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں سے "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" قیمت حب حمل صرف پانچ روپے (عہ) آرڈر دیتے وقت تفصیلی حالات ضرور لکھیں ۔ جو کہ صیغہ راز میں رکھے جائینگے ؛

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

نہایت نیک مشورہ

بہت سے دوست اور وہ احباب جن کا روپیہ بغیر کسی فائدے کے بیکار پڑا رہتا ہے ۔ مشورہ طلب کرتے ہیں ۔ کہ وہ اپنے روپے کو کسی محفوظ منافع والی تجارت میں کہاں اور کس طریقہ سے لگائیں ۔ سو ان کو اور دوسرے احباب کو جو نیک مشورہ کے خواہاں ہیں مژدہ ہے ۔ کہ ہمارے زیر انتظام بہت سے منفعت بخش تجارتی کاروبار سرانجام پا رہے ہیں ۔ (اور بہت سے زیر نظر ہیں) جو بفضلہ تعالےٰ ہمارے سرمایہ کے لحاظ سے ہمیں بہت اعلیٰ منافع دے رہے ہیں ۔ اگر مشترکہ سرمایہ سے ان ہمارے مجوزہ اور دیرینہ تجربہ شدہ تجارتی کاروبار کو وسیع کیا جائے ۔ تو یہ تجویز خدا کے فضل سے بہت فائدہ مند اور تھوڑے عرصہ میں ہی سرمایہ کو بڑھانے والی ثابت ہوگی ؛ جو احباب اپنا سرمایہ (روپیہ) محفوظ اور زیادہ منافع والے کاروبار میں لگانا چاہیں ۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں ۔ ان کے سرمایہ کا تحفظ پورے طور پر شرعاً اور قانوناً کر دیا جائے گا ؛

ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران بٹالہ احمدیہ بلڈنگ (پنجاب)

حب اٹھرا

۱ ۔ جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں ۲ جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں ۔ ۳ جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں ۴ ۔ جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو ۔ ۵ جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں ۔ اور کمزور رہتے ہوں ۔ ان کے لئے ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے ۔ قیمت فی تولہ عہ تین تولہ کے لئے محصولڈاک معاف چھ تولہ تک خاص رعایت

مقوی دانت منجن منہ کی بدبو دور کرتا ہے ۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں ۔ دانت ہلتے ہوں مسوڑھے گوشت خورہ سے تنگ آگئے ہوں ۔ دانتوں سے خون آتا ہو ۔ پیپ آتی ہو ۔ دانتوں میں میل جمتی ہو ۔ دور زرد رنگ کے رہتے ہوں ۔ اور منہ سے پانی آتا ہو ۔ اس منجن کے استعمال سے سب نقص دور ہو جاتے ہیں ۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں ۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ۱۲/

نظام جان عبداللہ جان ۔ معین الصحت قادیان